سفیہن :- انگریزوں کی عورتوں کا کیا ذکر وہ تو کچھ اور ہی طرح کی عورتیں ہیں۔ ہماری اُن کی کیا ریس۔ وہ تو باہر پھرتی ہیں۔ سُنتی ہوں ننھے ننھے بچّوں کو ولایت بھیجدیتی ہیں اور اُن کا دل نہیں کُڑھتا۔ نہیں معلوم کس قسم کی مائیں ہیں؟ کیونکر اُن کے دل کو صبر آتا ہے؟ پھر باہر کی پھرنے والیاں اور لوہے کے دل ان کو ایک سمندر کیا ہوا پر بھی اُڑنا مشکل نہیں۔

اصغری خانم :- باہر کے پھرنے کی جو تم نے کہی تو ان کے مُلک میں پردے کا دستور نہیں۔ غدر کے دنوں میں ہم لوگ ایک گانوں میں بھاگ کر گئے تھے۔ وہاں بھی پردے کا دستور نہ تھا۔ سب کی بہو بیٹیاں باہر نکلتی تھیں لیکن میں تو چار مہینے وہاں رہی، باہر کی پھرنے والیوں میں وہ شرم و لحاظ دیکھا کہ خدا ہم سب پردے والیوں کو نصیب کرے اور بچّوں کو ولایت بھیجدینے سے تم کیونکر سمجھیں کہ اولاد کی محبّت نہیں۔ البتہ ان لوگوں کی محبّت عقل کے ساتھ ہے۔ یہاں کی ماؤں کی طرح باؤلی محبت نہیں کہ اولاد کو پڑھنے سے روکیں۔ ہنر حاصل کرنے سے باز رکھیں۔ نام کو تو محبّت اور حقیقت میں اولاد کے حق میں کانٹے بوتی ہیں۔ اولاد کو ناہموار اُٹھاتی جاتی ہیں اور محبت کا نام بدنام کرتی ہیں۔

یہاں پہنچکر سب نے سکوت کیا تو فضیلت نے اپنی کہانی شروع کی۔

.... اور اُس بادشاہ کے کوئی بیٹا نہ تھا۔ اکیلی ایک بیٹی تھی۔ بادشاہ نے یہ سمجھ کر کہ میرے بعد یہی لڑکی وارث سلطنت ہوگی اُس

UNIVERSITÄTS-BIBLIOTHEK HEIDELBERG
http://digi.ub.uni-heidelberg.de/diglit/ahmad1949/0184
© Universitätsbibliothek Heidelberg
gefördert durch die DFG